دل کی بات　　　　مدیر

نازک وقت، درست فیصلوں کی ضرورت

مُقنّنہ، عدلیہ اور انتظامیہ کسی بھی ریاست کے بنیادی ستون ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی اپنی جگہ سے ہل جائے تو نظامِ ریاست درہم برہم ہو جاتا ہے اور اگر کوئی ستون بھی اپنی جگہ پر نہ ہو تو ریاست اپنے قیام کا جواز کھو بیٹھتی ہے۔ پاکستان واحد ملک ہے جس میں ریاست کے یہی بنیادی ادارے ٹوٹ پھوٹ اور بدنظمی کا شکار ہیں۔ قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک اِن اداروں کا آپس میں ربط اور مفاہمت مفقود رہی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ملک صرف اللہ کے سہارے چل رہا ہے۔

افسوس کہ ساٹھ برسوں میں تینوں اداروں نے اپنے فرائض کی ادائیگی کا صحیح حق ادا نہ کیا۔ یا انھیں ادا ہی نہ کرنے دیا گیا۔ بعض دیدہ اور بعض نادیدہ قوتوں نے اِن اداروں کے تشخص اور تقدس دونوں کو تباہ کیا اور اب بھی تباہ کر رہے ہیں۔ اِن اداروں میں سب لوگ تو غلط نہیں تھے اور نہ ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ چند غلط لوگ بعض طاقتوں کے سہارے غلط کام کرتے رہے اور اب تک کر رہے ہیں۔ جن کا خمیازہ پوری قوم بھگت رہی ہے۔

مولوی تمیز الدین کیس میں جسٹس منیر کا کردار تاریخ میں طعن کا مستحق ہے۔ جنرل ایوب خان، جنرل یحییٰ خان اور جنرل ضیاء الحق نے سب اداروں کو پاؤں کی ٹھوکر سے تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ دنیا کی عظیم الشان بہادر اور محبِّ وطن فوج کو بدنام کر دیا۔ سیاست دانوں کو کرپٹ کیا اور عدلیہ سے فردِ واحد کے آمرانہ فیصلوں کو ہی آئین و قانون قرار دلوایا۔ ہم آج بھی اسی صورتِ حال سے دوچار ہیں۔ موجودہ صدرِ مملکت نے سابقہ تمام آمروں کے ریکارڈ توڑ دیئے۔ ملک کے تمام شعبوں کو تباہ و برباد کر دیا اور کسی بھی شعبے کی دوسرے سے ہم آہنگی باقی رہی نہ اپنی شناخت اور پہچان۔

اِس وقت مُقنّنہ اور عدلیہ کو لڑانے کی سازشیں عروج پر ہیں۔ انتظامیہ تماشائی اور عوام اس تماشے کو دیکھنے کے لیے مجبور و غلام۔ بقاءِ اقتدار کے لیے نام نہاد قومی مفاہمتی آرڈیننس کا سہارا لیا گیا۔ تھوکا ہوا چاٹا گیا اور چاٹا جا رہا ہے۔ سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ کہا گیا۔ کیا اِن ریاستی اداروں کو لڑانے اور ٹکرانے کے بجائے اِن میں مفاہمت پیدا کرنے کا کوئی آرڈیننس، کوئی ایگزیکٹو آرڈر نہیں ہے؟ مفاہمت، تصادم کی شکل اختیار کر رہی ہے۔ زرداری اور نواز شریف کے راستے جدا ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ اگر اب بھی عدلیہ بحال اور آزاد نہ ہوئی اور پارلیمنٹ نے غلط فیصلے کیے تو ریاست اپنے قیام کا جواز کھو دے گی۔

یہ انتہائی نازک وقت ہے۔ نئے حکمران، سیاست دان، قومی قیادت، سب اپنے اندر مفاہمت پیدا کریں اور ملک کے دشمن کو پہچانیں۔ دین، وطن اور قوم کے حق میں درست فیصلے کر کے ملک بچالیں۔ ایک فیصلہ آپ نے کرنا ہے، ایک تاریخ نے......

فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم